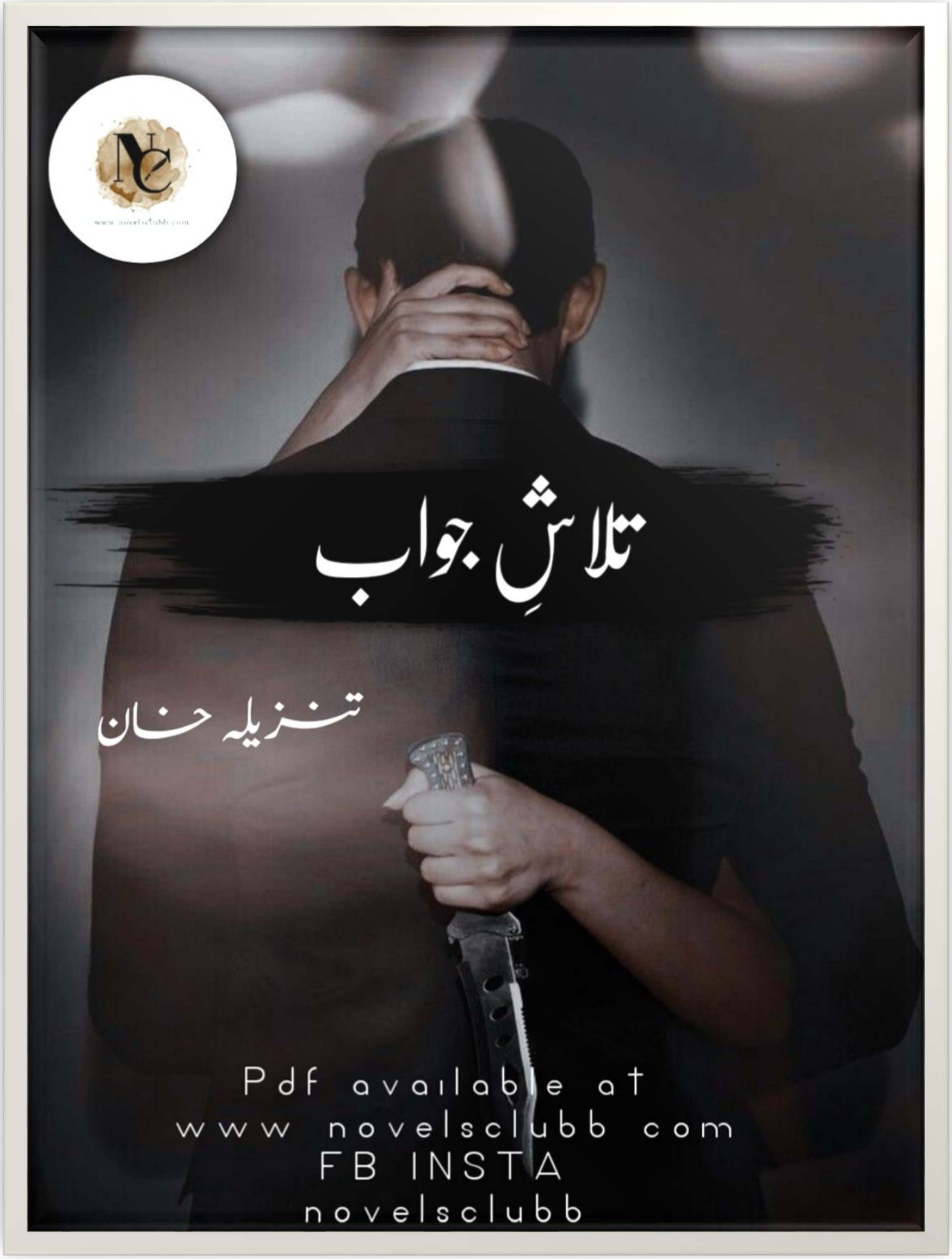
تلاشِ جواب
تنزیلہ خان
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

تلاشِ جواب

از

تنزیلہ خان

www.novelsclubb.com

(سیاہی)

باب #۱

ہر انسان سفید نہیں ہوتا

کچھ سیاہ بھی ہوتے ہیں

کچھ راز سیاہی میں ڈوبے ہوتے ہیں

جن کے آگے جھوٹ کا پردہ ڈلا ہوتا ہے

www.novelsclubb.com

جیسے ہر سیاہ رات کی صبح ہوتی ہے

جیسے ہر شام کے بعد سویرا ہوتا ہے

ویسے ہی ہر جھوٹ کا کھلنا

کبھی نا کبھی لکھا ہوتا ہے

کون جانے کب یہ پردہ ہٹے گا

اور کب سچ کا سورج نکلے گا

آخر کب آخر کب، کب یہ سیاہی

چھٹے گی اور سچ کی روشنی نظر آئے گی

آخر کب، آخر کب، آخر کب۔

www.novelsclubb.com

گاڑی اس وقت سنسان راستوں پر گامزن تھی۔گاڑی میں دھیمی دھیمی آواز میں ریڈیو چل رہا تھا۔اس کی پچھلی سیٹ پر بیٹھا ہوا شخص گلاس وال سے باہر دیکھنے میں مصروف تھا۔اس کی آنکھوں سے اذیت کے کئی رنگ چھلک رہے تھے جنہیں شاید وہ لوگوں پر ظاہر نہیں ہونے دینا چاہتا تھا۔اس کو دیکھ کر یہ گمان ہو رہا تھا جیسے وہ اپنا بہت کچھ ہار بیٹھا ہو۔

گاڑی میں اس وقت ریڈیو پر پرانے زمانے کے گانے چل رہے تھے۔اس نے آگے بیٹھے ڈرائیور کو گانے بند کرنے کا کہا۔جس پر آگے بیٹھے ڈرائیور نے فوری طور پر اپنے مالک کا حکم مانا اور دوسرے ہی پل گانے بند ہو گئے تھے۔اب گاڑی میں مکمل طور پر خاموشی کا راج تھا۔وہ شخص پھر سے گلاس وال کے باہر دیکھنے لگا جہاں رات

کی سیاہی مکمل طور پر پھیلی ہوئی تھی۔ ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔۔ وہ اندھیرا جو کچھ مہینوں پہلے اس کی اپنی زندگی میں بھی پھیل گیا تھا۔

تبھی گاڑی ایک مقام پر جا رکی۔ گاڑی کے رکتے ہی اس نے گاڑی کا دروازہ کھول کر باہر قدم رکھا اور آگے کی جانب بڑھنے لگا۔ اس کے قدموں کی تیزی بتا رہی تھی جیسے وہ کسی سے بے صبری سے ملنے کا خواہشمند تھا۔ تھوڑی ہی دور جا کے اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں دور دور تک کوئی نہیں تھا۔ ہر طرف موت جیسے سناٹے کا عالم تھا۔

www.novelsclubb.com

آسمان پر نظر ڈالی جائے تو رات کی سیاہی پھیلے ہوئے بھی کافی وقت بیت گیا تھا۔ آس پاس نظر ڈالی جائے تو کسی بھی نفس کا نام و نشان تک وہاں موجود نہیں تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہاں کوئی آتا جاتا نہیں تھا۔ اس شخص نے اپنے قدم سامنے ویران راستے کی جانب بڑھائے اور جلدی جلدی چلنے لگا۔

تبھی اچانک سامنے جگہ کو دیکھ کر اس نے اپنے قدموں کو روکنے پر مجبور کیا اور آس پاس نگاہیں دوڑائیں جہاں کوئی موجود نہیں تھا۔ پھر اپنے سامنے لوہے کے دروازے کو دیکھا اور اپنا ہاتھ بڑھا کر دروازے کو ہلکا سا دھکا دیا۔ دھکا لگنے پر دروازہ چرچراہٹ کی آواز کے ساتھ کھل گیا۔

www.novelsclubb.com

اس شخص نے اپنے قدم اندر اس جگہ کی جانب بڑھائے جہاں کافی ساری تعداد میں قبریں بنی ہوئی تھیں۔ دیکھنے میں وہ کوئی پرانہ سا قبرستان نظر آتا تھا۔ جہاں بہت پرانی پرانی قبریں بنی ہوئی تھیں۔ دنیا کے جھمیلوں سے جب انسان تھک جاتا ہے تو یہیں آکر آرام سے سو جاتا ہے۔ یہ مرنے والوں کی آخری آرام گاہ ہوتی ہے۔

وہ آدمی آہستہ آہستہ قدم بڑھاتا ادھر ادھر نگاہیں دوڑاتے ہوئے اپنے مطلوبہ عزیز کی قبر پر جا پہنچا اور گھٹنوں کے بل بیٹھ کر حسرت بھری نگاہوں سے سامنے قبر کو دیکھنے لگا۔ اس قبر پر ہاتھ پھیر کر اس نے اس قبر میں سوئے وجود کی خوشبو کو اپنے اندر اتارا۔ اسی لمحے اسکی آنکھوں سے ایک آنسو ٹپکا جو سیدھا اس قبر کی مٹی پر جا کر گرا۔

www.novelsclubb.com

اس شخص کی آنکھوں میں ایک عجیب سا درد تھا کسی اپنے کے بچھڑ جانے کا۔۔اس کی آنکھوں کی سرخی اس بات کی گواہی دے رہی تھی جیسے وہ کئی راتوں سے سویا نا ہو۔ابھی وہ دیوانہ وار اس قبر کو دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک کچھ یاد آنے پر اٹھا اور باہر کی جانب بڑھا۔وہ ابھی کچھ دیر اور یہیں بیٹھنے کا ارادہ رکھتا تھا پر کسی سوچ کے تحت اس نے اپنے قدم واپسی کے لیے قبرستان سے باہر کی جانب بڑھائے۔

☆☆☆☆☆☆

آسمان ہلکے نیلے رنگ سے گہرے نیلے رنگ میں آہستہ آہستہ ڈھل رہا تھا۔رات کے اندھیرے نے دن کے اجالے کو اپنی لپیٹ میں لے کر رات کی سیاہی میں بدلنا شروع کر دیا تھا۔دور کہیں مسجدوں سے اذان مغرب کی آواز آرہی تھی۔اس وقت اسلام آباد کی سڑکوں پر غیر معمولی سارش نظر آرہا تھا۔ہر کوئی اپنے اپنے

کاموں میں مصروف لگ رہا تھا۔ وہیں دوسری طرف نظر ڈالی جائے تو اسلام آباد کے ڈیفینس کالونی میں بنے ایک سے ایک خوبصورت قصر اپنی مثال آپ تھے۔

چند ہی دوری کے فاصلے پر ان ہی قصروں میں ایک قصر۔ قصر اسماعیل ملک کے نام جانا جاتا تھا۔ باہر سے نظر ڈالی جائے تو یہ قصر اپنی خوبصورتی کا منہ بولتا ثبوت پیش کر رہا تھا۔ دروازے کے باہر بڑی سے تختی لگی ہوئی تھی جس پر بڑا بڑا قصر اسماعیل ملک لکھا ہوا تھا۔ اندر نظر ڈالی جائے تو کارپورٹ میں اس وقت دو گاڑیاں کھڑی ہوئی تھیں۔ چند قدم کے فاصلے پر پتھریلی روش سے گزر کر آگے کو ایک بڑا سا لان بنا ہوا تھا، جس میں طرح طرح کے پھول پودے لگے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

گھر کے پچھلے حصے کی طرف دیکھا جائے تو اس میں ایک چھوٹا سا پول ہیڈ ایریا بنا ہوا تھا جو رات کے اندھیرے میں اور بھی خوبصورت منظر پیش کر رہا تھا۔ وہیں سامنے

لان کے بالکل مترادف سمت ایک بڑا سادروازہ تھا جہاں سے گھر کے اندر موجود لاؤنج کا منظر صاف صاف نظر آرہا تھا۔لاؤنج کے اندر قدم رکھیں تو سامنے ایک ہال تھا جو مختلف خوبصورت طرز کے فرنیچر سے آراستہ تھا۔آس پاس جگہ جگہ صوفے رکھے ہوئے تھے۔بائیں سمت ایک دروازہ تھا جو کچن کے اندر جاتا تھا۔تھوڑا باہر نکل کر دیکھا جائے تو سامنے سیڑھیاں تھیں جو اوپر والی منزل پر جارہی تھیں۔

وہیں لاؤنج میں موجود سنگل صوفے پر ایک عمر رسیدہ شخص بیٹھا ہوا سگار پی رہا تھا۔ دیکھنے سے لگتا تھا جیسے وہ کسی کا انتظار کر رہا تھا۔ہاتھ میں سگار پکڑے اچانک اس کی نظر سامنے کی طرف اٹھی جہاں ایک ملازمہ وہاں سے گزر کر اوپر کی طرف جانے کے لیے بڑھ رہی تھی۔اس نے سامنے سے گزرتی ملازمہ کو آواز دی۔

www.novelsclubb.com

"رضیہ میرال بی بی کہاں ہے؟؟"اس شخص نے ملازمہ کو دیکھ کر سگار کا ایک کش بھرتے ہوئے پوچھا۔

"وہ اپنے کمرے میں ہی ہیں صاحب۔ تھوڑی دیر پہلے انہوں نے مجھے چائے کا کہا تھا تو بس ابھی وہی دینے جا رہی ہوں ان کے کمرے میں۔"ملازمہ نے ہاتھ میں چائے کی ٹرے پکڑے ہوئے مودبانہ انداز میں بتایا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا ٹھیک ہے جاؤ اور اسے کہنا میں اسے بلا رہا ہوں۔"اس شخص نے ملازمہ کو دیکھ کر کہا۔اس کی بات سن کر ملازمہ ہامی بھرتی ہوئی پلٹی۔وہ شخص ملازمہ کے

جاتے ہی گہرا سانس بھر کر صوفے کی پشت سے سر ٹکا گیا اور سگار کا ایک اور کش بھرنے لگا۔

ہاتھ میں چائے کی ٹرے پکڑے ملازمہ اوپر کی منزل کی جانب قدم بڑھانے لگی۔ اوپر پہنچ کر وہ بائیں جانب مڑی اور آگے جا کر میرال کے کمرے کے پاس جا کر رکی۔ابھی دروازہ بجانے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ سامنے کھلے دروازے کو دیکھ کر اندر کی جانب قدم رکھا اور میرال بی بی کو تلاش کرنے کے لیے ادھر ادھر نگاہیں دوڑائیں۔

www.novelsclubb.com

پر اسے زیادہ تلاش کرنا نہیں پڑا۔ وہ کچھ ہی دور کمرے کی بلکونی میں کرسی پر بیٹھی نظر آئی۔ ہاتھ میں برش پکڑے وہ کینوس پر پوری طرح جھکی ہوئی تھی۔ وہ شاید کوئی نئی پینٹنگ بنانے میں مصروف تھی۔ تبھی کمرے میں کسی کی موجودگی محسوس نہیں کر پائی اور ایسے ہی اپنے کام میں لگی رہی۔ ملازمہ اوپر سے نیچے تک اسکا جائزہ لینے لگی۔ وہ بلیک ڈھیلے سے ٹراؤزر پر سفید ٹی شرٹ پہنے ہوئے تھی۔

کالے سیاہ کمر سے تھوڑے اوپر کو آتے بالوں کو کیچر کی مدد سے جوڑے کی شکل میں باندھا ہوا تھا۔ سرخ و سفید رنگت پر اس کی سیاہ آنکھیں بہت جچتی تھیں اور اس پر اس کی گھنی پلکیں اس کی آنکھوں کو اور نمایاں کرتی تھیں۔ بلاشبہ وہ ایک خوبصورت لڑکی تھی۔ اس سے پہلے ملازمہ اور کوئی جائزہ لیتی میرال کو کسی کی موجودگی کا احساس ہوا اور اس نے کینوس پر سے نظریں اٹھا کر اپنی سیاہ آنکھوں سے

www.novelsclubb.com

ادھر ادھر دیکھا۔ تبھی اسے دروازے کے بالکل ساتھ کھڑی ملازمہ نظر آئی جو ہاتھ میں چائے کی ٹرے پکڑے پتا نہیں کہاں کھوئی ہوئی تھی۔اس نے برش کو سائیڈ پر رکھا اور کرسی سے اٹھ کر اس تک آئی۔

"کیا ہوا رضیہ وہاں کیوں کھڑی ہو؟؟" میرال نے اسے دیکھ کر آنکھوں میں ڈھیروں سوال لیے پوچھا۔

"کچھ نہیں بی بی جی آپ کے لیے یہ چائے لائی تھی۔" رضیہ جو نا جانے کہاں کھوئی ہوئی تھی میرال کی آواز پر چونکی اور ہاتھوں میں پکڑی چائے کی ٹرے کی طرف اشارہ کر کے کہنے لگی۔

"اچھا رکھ دو یہاں۔" میرال نے کمرے میں رکھی ہوئی چھوٹی سی ٹیبل کی طرف اشارہ کیا۔اور چل کر واپس بلکونی میں رکھی کرسی پر آکر بیٹھ گئی اور ہاتھ میں برش پکڑ کر ادھوری پینٹنگ کو دیکھنے لگی۔

اس کی بات سن کر ملازمہ نے چائے اسی ٹیبل پر رکھ دی جہاں اس نے رکھنے کا کہا تھا۔پھر پلٹ کر اس کی طرف آئی اور اسے دیکھ کر بولی۔

"اور وہ بی بی جی بڑے صاحب آپ کو بلا رہے ہیں۔" ملازمہ نے اس کی طرف دیکھ کر اسے بتایا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے تم جاؤ میں آتی ہوں تھوڑی دیر میں۔" میرال نے اسے دیکھے بغیر کہا۔ وہ ابھی بھی پینٹنگ بنانے میں مصروف تھی۔اس کا جواب سن کر ملازمہ نے گردن ہلا کر باہر کی جانب اپنے قدم بڑھائے۔

اور وہ ایک بار پھر سے اپنے کام کو پوری لگن سے کرنے لگی جہاں ایک خوبصورت پینٹنگ تیار ہونے کے آخری مراحل میں تھی۔اسے رنگوں سے پیار تھا۔پینٹنگ کرنا اسے پسند ہی نہیں تھا بلکہ اسکا جنون بھی تھا۔اور اس کے اسی جنون سے ایک برسوں پرانا راز کھلنے والا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

ڈائننگ ٹیبل پر اس وقت دو نفس بیٹھے کھانے سے بھرپور انصاف کرنے میں مشغول تھے۔اسمائیل ملک جو کھاتے کھاتے بار بار اپنے برابر والی کرسی پر بیٹھی اپنی

صاحب زادی کو بھی دیکھ رہے تھے۔ جس نے کھاتے ہوئے ایک نظر بھی اٹھانا گوارا نہیں کیا تھا اور لاپرواہی کھانے میں مصروف تھی۔

اسمائیل صاحب جو کب سے اس کے کچھ بولنے کے منتظر تھے۔ پر اسے لاپرواہ بنے بیٹھے دیکھ کر آخر کار خود ہی بول پڑے۔

"تو پھر کیا سوچا تم نے؟؟" اسمائیل صاحب نے اپنی لاڈلی بیٹی کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔ جو خاموشی سے کھانے میں مصروف تھی۔

www.novelsclubb.com

"کس بارے میں بابا؟" میرال نے نظریں اٹھا کر اپنے باپ کو ایک نظر دیکھ کر کہا اور پھر سے کھانے میں مصروف ہو گئی۔

"بزنس کے بارے میں اور کس بارے میں بیٹا؟" اسمائیل صاحب نے سنجیدہ انداز اپنا کر پوچھا۔

"دیکھیں بابا آپ جانتے ہیں مجھے بزنس میں کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔ پھر ایک ہی سوال آپ کیوں بار بار پوچھتے ہیں؟" میرال نے چمچے کو پلیٹ پر رکھ کر نیپکن سے منہ صاف کرتے ہوئے ان کی جانب دیکھ کر بولا۔ اسکا مطلب صاف تھا کہ وہ اب مکمل طور پر ان کی طرف متوجہ ہے۔

www.novelsclubb.com

"کیوں کہ بیٹا میں چاہتا ہوں کے تم اپنے باپ کے اس چھوٹے سے بزنس کو سنبھالو اور اسے بہت آگے پہنچا دو۔اور پھر اس طرح تمھاری ایم بی اے کی ڈگری بھی کام میں آجائے گی۔"اسمائیل صاحب نے اپنی بات کہہ کر اس کی طرف دیکھا۔

"بابا آپ جانتے ہیں نا۔ایک بہت بڑا پینٹنگ آرٹسٹ بننا میرا بچپن کا خواب ہی نہیں میرا جنون بھی ہے۔آپ پھر بھی یہ بات کہہ رہے ہیں؟؟"میرال نے اپنے باپ کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھ کر پوچھا۔کیوں کہ نا وہ اپنے باپ کو ناراض کرنا چاہتی تھی نا اپنے خواب سے دستبردار ہو سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں جانتا ہوں بیٹا! پر تمہیں پینٹنگ کرنے سے اور اپنے خواب کو پورا کرنے سے روک کون رہا ہے۔ پر میں چاہتا ہوں اس کے ساتھ ساتھ تم بزنس میں بھی میرا ساتھ دو۔ کیونکہ تم جانتی ہو یہ میرا کوئی خاندانی بزنس نہیں ہے بہت جدوجہد کر کے کھڑا کیا ہے میں نے یہ بزنس جواب صرف تمہارا ہے۔ اس لیے میں چاہتا ہوں تم اس پر بھی دھیان دو کیونکہ تم میری اکلوتی وارث ہو۔" اسمائیل صاحب نے پیار سے سمجھاتے ہوئے اسے منانا چاہا۔

"ٹھیک ہے بابا کر لونگی جو آپ کہہ رہے ہیں۔ پر ابھی مجھے فلحال ایگزبیشن کے لیے کچھ پینٹنگ بنانی ہے تو مجھے اس پر ابھی بہت سارا کام کرنا ہے۔ اس لیے میں اپنے روم میں جا رہی ہوں ٹھیک ہے۔" میرال کرسی کھینچ کر اٹھتے ہوئے اسمائیل صاحب کی طرف دیکھ کر بولتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

پیچھے اسماعیل صاحب کی نظروں نے دور تک اسکا پیچھا کیا جہاں سے وہ ابھی ابھی گئی تھی۔آج میرال نے ان کی وہ بات مان لی تھی جس کے لیے وہ کب سے اسے منا رہے تھے۔وہ ایسی ہی تھی کبھی اتنی ضدی کے ایک بات پر اڑ جاتی تو بس اڑ جاتی اور کبھی فوری طور پر کچھ بھی مان جاتی تھی۔بہت موڈی ٹائپ تھی ان کی میرال جس میں اسماعیل صاحب کی جان بستی تھی۔

☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

کرسی کی پشت سے سر ٹکائے وہ دھیرے دھیرے اپنی مدد آپ کرتا کرسی کو آہستہ آہستہ جھلا رہا تھا۔آنکھوں کو بند کرکے وہ اپنی زندگی کی تلخ یادوں کو یاد کرنے سے خود کو باز رکھنے کی کوشش میں تھا۔جبکہ یادیں تھیں کہ اس کے اعصاب پر حاوی ہورہی تھیں۔کچھ یادیں اتنی تلخ ہوتی ہیں کہ انسان چاہ کر بھی ان سے باہر نہیں نکل پاتا۔انسان چاہے کتنا بھاگ لے پر وہ ہمیشہ ایسے ہی انسان کا پیچھا کرتی رہتی ہیں۔

صبح ہونے میں کچھ ہی دیر باقی تھی۔اس نے آنکھیں کھول کر ایک نظر کچھ ہی دور کھڑکی کے پار آسمان کی طرف دیکھا جہاں صبح کی روشنی نمودار ہونے والی تھی۔دور کہیں مسجدوں میں فجر کی اذان ہورہی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ جلدی سے اٹھا اور اٹھ کر وضو کی نیت سے واش روم کی جانب بڑھا۔چند ہی پل گزرے تھے کہ وہ واش روم سے باہر نکلا۔چہرے سے ٹپکتے پانی کے قطرے وضو کی

نشاندھی کر رہے تھے۔ آستینوں کو کہنیوں تک اوپر کیے وہ جائے نماز بچھا کر اس پر کھڑا ہو گیا اور نماز ادا کرنے لگا۔ نماز ادا کر کے ابھی سلام پھیرا ہی تھا کہ اس کی سماعت میں ایک جانی پہچانی آواز گونجی۔

"جب بھی سکون کی تلاش ہو اور سکون نا ملے تو نماز پڑھ لینا بیٹا"۔

یہ آواز اس کے دل کے سب سے قریب تھی۔ اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور خاموشی سے ہاتھوں کو دیکھنے لگا جو دعا کے لیے اٹھے ہوئے تھے۔ آہستہ آہستہ اس کی بے چینی سکون میں بدلنے لگی۔

ایسا کبھی ہو سکتا ہے کہ انسان بے سکون ہو اور اللہ کی آغوش میں جائے اور اسے سکون نا ملے۔

www.novelsclubb.com

اسے بھی سکون مل گیا تھا تھوڑی دیر پہلے والی اذیت اب سکون میں بدل گئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆

کمرے میں اس وقت اندھیرے کا راج تھا۔ساری لائیٹس بند کر کے نجانے اسے سوئے ہوئے کتنی دیر بیت گئی تھی۔آس پاس نظر ڈالی جائے تو سب چیزیں اپنی جگہ پر ترتیب سے رکھی ہوئی تھیں۔اگر وہاں کچھ بے ترتیب تھا تو وہ تھی وہ خود جو نیند کی کیفیت میں بیڈ پر لیٹی کروٹیں بدل رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اپنی گردن کو بار بار ہلاتی، ہاتھوں کی انگلیوں کو بیڈ سے جکڑے ہوئے، اس کی پلکیں سونے کے باوجود بھی حل رہی تھیں۔اے سی کی ٹھنڈی کولینگ کے باوجود اس کے ماتھے پر پسینے کے ننھے ننھے قطرے واضح تھے۔دیکھنے سے لگتا تھا جیسے وہ سوتے میں کوئی خواب دیکھ رہی ہو۔نیند کی کیفیت میں ہونے کے باوجود بھی وہ کسی خواب کے اس قدر زیر اثر تھی کہ نیند میں بھی اس کے چہرے سے اس کے خوف زدہ ہونے کا اندازہ ہو رہا تھا۔نجانے وہ ایسا کیا دیکھ رہی تھی جس سے وہ نیند کی کیفیت میں بھی اس قدر خوف کے عالم میں لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ابھی وہ ایسی ہی کیفیت کا شکار لگ رہی تھی کہ اچانک سے جھٹکے سے اٹھ بیٹھی اور خوف سے آس پاس نگاہیں دوڑانے لگی۔اپنے ہاتھوں سے ماتھے پر آئے پسینے کو صاف کر کے اس نے جلدی سے سائیڈ ٹیبل سے لیمپ اون کیا اور سائیڈ ٹیبل سے پانی کا جگ اٹھا کر کپکپاتے ہاتھوں سے پانی نکال کر پینے لگی۔پھر گلاس کو سائڈ ٹیبل پر

واپس رکھ کر آس پاس دیکھتے ہوئے گہرے گہرے سانس لینے لگی۔اس کی آنکھوں سے وہی خوف جھلکنے لگا جو کچھ دیر پہلے اس کے چہرے پر نظر آرہا تھا۔ہاتھوں سے بالوں کو سنوارتے ہوئے وہ بیڈ کراؤن سے جا لگی اور دونوں گھٹنوں کو آپس میں ملا کر اس پر اپنا سر رکھ کر وہ خود کو نارمل رکھنے کی کوشش کرنے لگی۔اور سوچنے لگی۔

"نجانے یہ خواب میرا پیچھا کب چھوڑے گا اور مجھے ہی کیوں آتا ہے یہ خواب"۔

☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

شہر سے تھوڑی ہی دور فاصلے پر بنا ایک مینشن اپنی پوری شان و شوکت سے کھڑا تھا۔اس کے پاس آبادی نا ہونے کے برابر لگتی تھی۔وہ مینشن جنگل کے بالکل قریب بنا ہوا تھا۔ تبھی وہاں زیادہ آبادی نہیں تھی۔آس پاس کا سارہ علاقہ ویران پڑا ہوا تھا۔اس مینشن کے ساتھ اس سے تھوڑے فاصلے پر ایک اور مینشن بنا ہوا تھا۔جس کی حالت دیکھ کر لگتا تھا جیسے وہ کافی سالوں سے بند ہے۔اور ایک وہ مینشن تھا جس کو دیکھ کر لگتا تھا جیسے یہاں کوئی رہتا تھا۔

اس کے باہر تھوڑی ہی دور پر ایک بلیک کار آکر رکی۔کار میں بیٹھے ہوئے شخص نے ہارن دیا اور جلدی سے اس کار سے باہر نکلا اور اپنے قدم اس مینشن کی جانب بڑھانے لگا۔گیٹ کے پاس پہنچ کر اس شخص نے بیل بجانے کے لیے بیل پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ ایک ادھیڑ عمر آدمی جو شاید اس گھر کا کیئر ٹیکر تھا۔اس نے جلدی سے دروازہ کھولا جیسے وہ جانتا تھا کہ گاڑی کا ہارن دینے والا کون ہے۔اس ادھیڑ عمر آدمی

www.novelsclubb.com

کے دروازہ کھولنے پر وہ شخص اس آدمی۔۔جو دیکھنے میں کیئر ٹیکر معلوم ہوتا تھا اس کے ساتھ تھوڑا اندر کو بڑھا۔اس شخص نے اس ادھیڑ عمر آدمی کی طرف ایک پیسوں سے بھرا پیکٹ بڑھایا۔جس کو اس آدمی نے چمکتی آنکھیں لیے تھام لیا۔پھر اس شخص کی طرف دیکھ کر مودبانہ انداز اپنا کر کہا۔

"صاحب وہ کمرا؟؟"ابھی وہ آگے کہنے ہی والا تھا کے اس کے کہنے سے پہلے وہ شخص اس کی بات کاٹ کر بولا۔

"اس کمرے کو ہاتھ لگانے کی ضرورت بھی نہیں ہے سمجھے؟صرف نظر رکھو یہاں اس گھر پر۔"اس شخص نے آواز کو قدرے سخت بنا کر انگلی اٹھا کر وارن کرنے والے انداز میں کہا۔اور ایک نظر اس گھر پر ڈال کر باہر کی جانب قدم بڑھائے۔وہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ادھیڑ عمر آدمی خود کو ملامت کرنے لگا کہ کیوں اس نے اس شخص سے یہ سوال کیا۔ اور پیسوں کے پیکٹ کو ہاتھ میں پکڑے اندر کی جانب بڑھا۔

☆☆☆☆☆

باہر سے آتی سورج کی روشنی پورے کمرے کو روشن کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے اپنے چہرے پر بھی پڑ رہی تھی۔ وہ جو رات کو خوف کے مارے بیڈ کراون سے ٹیک لگائے گھٹنوں پر سر رکھ کر بیٹھ گئی تھی۔ نجانے کب اس کی آنکھ لگ گئی تھی اور وہ سو گئی تھی۔ باہر سے آتی سورج کی روشنی جو شاید کھڑکی کے پار سے آرہی تھی اس کے کمرے کے ساتھ ساتھ اس کے چہرے پر بھی پڑ رہی تھی۔ اس نے آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر روشنی کو آنکھوں پر پڑنے سے روکا۔ لیکن ناکام ہو کر اس نے ادھ کھلی آنکھوں سے کھڑکی کی طرف دیکھا جو شاید ہوا کی وجہ سے کھل گئی تھی اور

جہاں سے سورج کی روشنی اندر آرہی تھی۔جب ہاتھوں کی مدد سے بھی وہ اس روشنی کو آنکھوں پر پڑنے سے نا روک سکی تو نا چاہتے ہوئے بھی اسے اٹھنا پڑا۔

رات کو بیٹھ کر سونے کی وجہ سے اسے اپنی گردن میں ہلکا سا درد محسوس ہوا۔اس نے سیدھے ہاتھ سے اپنی گردن پر ہاتھ رکھ کر اسے تھوڑا ہلایا جھلایا پھر بالوں کو پونی میں قید کرتی بیڈ سے اتر کر نیچے فرش پر قدم رکھا۔اور آہستہ آہستہ چلتی ہوئی سیدھے ہاتھ پر بنی کھڑکی کے پاس آئی جہاں سے سورج کی روشنی اندر پورے کمرے میں داخل ہو رہی تھی۔ایک ہاتھ اپنے آنکھوں کے سامنے کرتی ہوئی دوسرا بڑھا کر اس نے کھڑکی کو بند کیا۔پھر چلتے ہوئے بیڈ کے کچھ ہی دور فاصلے پر رکھے اسٹول پر آکر بیٹھ گئی۔اسٹول کے بالکل سامنے کینوس اور پینٹنگ کا سامان رکھا ہوا تھا۔اسٹول پر بیٹھ کر وہ اپنے سامنے رکھے کینوس پر جھکی جہاں ایک خوبصورت سی پینٹنگ نامکمل تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے ہاتھ بڑھا کر اس کے ساتھ رکھے رنگوں کو دیکھا اور اس میں سے نیلا رنگ کی ڈبیہ اٹھائی۔ڈبیہ کھول کر اس نے پاس رکھا برش اٹھایا اور ابھی وہ برش کو رنگ سے بھرنے ہی لگی تھی کہ ڈبیہ کو خالی دیکھ کر مایوسی کا شکار ہوتے ہوئے اپنے ہاتھ کو سر پر مارا اور خود سے بڑبڑائی۔

"اسے بھی ابھی ہی ختم ہونا تھا جب آج مجھے یہ پینٹنگ کمپلیٹ کرنی تھی۔"

وہ کچھ سوچتی ہوئی اسٹول سے اٹھی اور چلتی ہوئی تیار ہونے کی نیت سے وارڈروب کی جانب بڑھی۔چند ہی پل بعد وہ باہر جانے کے لیے بالکل تیار تھی۔سفید رنگ کی جینز پر بلیک ٹی شرٹ پہنے ہوئے گلے میں اسکارف ڈالے۔کمر سے تھوڑے اوپر کو آتے کالے سیاہ بالوں کو کیچر سے آدھا قید کیا ہوا تھا اور باقی آدھے بال کمر کے

اوپر جھول رہے تھے میک اپ کے نام پر پنک کلر کی لپسٹک لگائے ہوئے تھی۔

کندھے پر بیگ لٹکائے وہ بیڈ پر رکھا موبائل فون اٹھا کر باہر کی جانب بڑھی۔

سیڑھیاں اتر کر وہ لاؤنج سے ہوتی ہوئی باہر کی جانب بڑھنے ہی لگی تھی کہ کچن سے کسی کام سے باہر آتی ملازمہ کی آواز پر اس کے قدم تھمے۔ ملازمہ جو کسی کام سے باہر آئی تھی لاونج سے باہر جاتی میرال بی بی کو دیکھ کر بے اختیار مخاطب کر بیٹھی۔

"میرال بی بی کہا جا رہی ہیں آپ؟؟" ملازمہ نے اسے دیکھتے ہوئے سوال کیا پھر اپنے ہی سوال پر کنفیوز ہوئی۔ کہ جیسے یہ سوال کیوں کر لیا پر پوچھنا بھی لازمی تھا۔

میرال نے ملازمہ کی آواز پر اپنے رکے ہوئے قدموں کو پیچھے کی جانب کیا اور پلٹ کر اس کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"باہر جا رہی ہوں!! ویسے تم یہ سوال کیوں پوچھ رہی ہو؟؟" میرال نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ نہیں بی بی جی بس ایسے ہی۔" ملازمہ نے گھبراتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا! میں کسی کام سے باہر جا رہی ہوں تھوڑی دیر میں آجاؤں گی۔" میرال اسے کہتے ہوئے پلٹ کر پھر باہر کی جانب بڑھی۔ گارڈن سے ہوتی ہوئی کار پورچ میں کھڑی اپنی گاڑی کی طرف بڑھ کر ایک ہاتھ سے گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھی۔

اس کو ایک نظر دیکھ کر گارڈ نے مین گیٹ کا دروازہ کھولا اور گاڑی گھر کی سمت سے دور جانے لگی۔ پھر پلٹ کر وہ موبائل نکال کر کچھ نمبر ڈائل کرنے لگا۔

ملازمہ جو اس کے جانے پر الجھن کا شکار تھی۔ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے لاؤنج میں رکھی سائیڈ ٹیبل تک آئی اور اس پر رکھے ہوئے ٹیلی فون پر ایک نمبر ملانے لگی۔ کان سے ٹیلی فون لگائے وہ دوسری طرف سے کال اٹینڈ کرنے کا انتظار کرنے لگی۔ ابھی چند پل ہی گزرے تھے کے شاید دوسری طرف سے فون اٹھالیا گیا تھا۔ تبھی وہ ایک دم بولی۔

"میرال بی بی ابھی ابھی گھر سے نکلی ہیں صاحب" ملازمہ نے آہستہ آواز میں کہا۔ اور پھر اپنی بات بول کر دوسری طرف کی بات سنے لگی۔ چند پل بعد ہی وہ دوسری طرف کی بات سن کر فون کو کریڈل پر رکھ کر واپس کچن کی جانب بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆

یہ ایک سیاہ اور سفید رنگ سے بنے خوبصورت مینشن کا منظر تھا جو دیکھنے میں باہر سے کسی محل سے کم نہیں لگ رہا تھا۔مین گیٹ کے پار نظر ڈالی جائے تو وہاں ایک سنہری رنگ کی پلیٹ لگی ہوئی تھی جس پر بڑا بڑا مصطفیٰ مینشن لکھا ہوا تھا۔اندر نظر ڈالی جائے تو وہاں دو سیکیورٹی گارڈ آپس میں بیٹھے گفتگو کر رہے تھے۔سامنے بڑے سے گارڈن میں مالی اپنا کام دلجمعی سے کرنے میں مصروف تھا۔

www.novelsclubb.com

بائیں طرف پر کارپورٹ تھا جہاں مختلف قسم کی گاڑیاں کھڑی ہوئیں تھیں۔انہیں میں سے ایک گاڑی کو ڈرائیور صاف کرنے میں لگا ہوا تھا۔دیکھنے سے لگ رہا تھا جیسے

ابھی کچھ دیر بعد اس میں کوئی بیٹھ کر جانے والا ہے تبھی اس کے ہاتھ پھرتی سے چل رہے تھے۔

گارڈن سے تھوڑا آگے کو چل کر دیکھا جائے تو ایک سیاہ رنگ کا دروازہ تھا جس پر سنہرے رنگ سے کام ہوا تھا۔ آس پاس دروازے کی چوکھٹ پر چھوٹے چھوٹے گملے رکھے ہوئے تھے جو ہال کے اندر جانے والے دروازے کو اور خوبصورت بنا رہے تھے۔

ہال کے اندر نظر ڈالی جائے تو ملازمہ یہاں سے وہاں کام کرتی ہوئی نظر آرہی تھیں۔ ہال کی ایک طرف چھوٹی چھوٹی کرسیاں اور صوفے رکھے ہوئے تھے ۔سامنے کچن تھا اور اسکے ساتھ ڈائننگ ایریا بنا ہوا تھا۔ بائیں جانب ایک لاؤنج تھا جو

خوبصورت فرنیچر سے آراستہ تھا۔اس کی دیواروں پر مختلف قسم کی پینٹنگ لگی ہوئی تھی جولاونج کی خوبصورتی کومزید بڑھارہی تھیں۔

لاؤنج کے بالکل ساتھ ایک اور کمرہ تھاجوڈرائنگ روم تھا۔باہر نکل کر دیکھاجائے تو ہال کے دائیں جانب سیڑھیاں تھیں جو کہ اوپر کو جاتی تھیں۔یہ محل نماگھر صرف باہر سے ہی خوبصورت اور رنگوں سے بھرپور نہیں تھابلکہ اندر سے بھی اتنا ہی خوبصورتی سے بناہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایک عمر رسیدہ آدمی ہاتھ میں ایک لفافہ تھامے اوپر سیڑھیوں کی جانب بڑھااور اوپری منزل پر پہنچ کر سیدھاسیدھاچلتے ہوئے دائیں جانب بڑھنے لگا۔آگے بڑھ کر

سامنے ایک کمرے کے پاس پہنچ کر دروازے پر دستک دی۔ اندر سے کم ان کی آواز پر وہ دروازے کھول کر اندر کی جانب بڑھا۔

کمرہ مکمل طور پر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا اس کمرے کی تاریکی اس میں رہنے والے شخص کے احوال بتا رہی تھیں۔ اسے اس اندھیرے میں ایک روشنی نظر آئی اور اس روشنی میں اسے سامنے بیٹھے شخص کا عکس دیکھا۔ وہ شاید لیپ ٹاپ پر کچھ کام کر رہا تھا اور لیپ ٹاپ کی روشنی اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔ اس نے آگے بڑھ کر سامنے بیٹھے شخص کو آواز دی۔ اس کی آواز پر سامنے بیٹھے شخص کی انگلیاں جو کچھ ٹائپنگ کرنے میں مشغول تھیں اچانک تھم گئیں۔ اور اس نے اپنی بھوری آنکھیں اٹھا کر سامنے کھڑے آدمی کو دیکھا۔ اس سے پہلے وہ شخص کچھ پوچھتا وہ عمر رسیدہ آدمی بول اٹھا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا یہ کچھ آیا ہے آپ کے لیے۔" اس عمر رسیدہ آدمی نے سامنے بیٹھے شخص کی طرف ایک لفافہ بڑھایا۔ بھوری آنکھوں میں حیرت ابھری اور اس نے حیرانی کے ساتھ اس لفافے کو تھام لیا اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ اس کے لفافہ دیکھنے تک اس آدمی نے کھڑکیوں کے پردے ہٹا دیے اور کمرے میں روشنی ہو گئی۔ سورج کی روشنی اس کمرے کو اندھیرے سے نکالنے میں آخر کامیاب ہو ہی گئی تھی۔ اس کے ایسا کرنے پر اس نے لفافے کو سامنے چھوٹی سی ٹیبل پر رکھا اور اس آدمی کی طرف دیکھنے لگا جو اب اس کے سامنے ہاتھ بندھے کھڑا ہوا تھا۔ پھر کچھ سوچ کر اس سے مخاطب ہوا۔

www.novelsclubb.com

"یہ ایک انویٹیشن ہے ایک پینٹنگ ایگزبیشن کا۔ اسے وہاں دراز میں ڈال دیں آپ۔" اس شخص نے سامنے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل کی دراز کی جانب اشارہ کیا۔

اس شخص کے کہنے پر اس آدمی نے وہ لفافہ اٹھا کر بیڈ کی سائیڈ ٹیبل کی دراز میں ڈال دیا اور پلٹ کر اس کے پاس آکر کہنے لگا۔

"آپ ریڈی ہو کر نیچے آجائیے بیٹا ناشتہ تیار ہے۔" عمر رسیدہ آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں مجھے ایک میٹنگ میں جانا ہے آپ بس میرے کپڑے نکال دیں۔ تب تک میں شاور لے لوں۔" اس شخص نے سنجیدگی سے کہا۔ اور یہ کہہ کر وہ کھڑے ہوتے ہوئے ایک نظر اس آدمی کو دیکھتے ہوئے واش روم کی جانب بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

اس کے جاتے ہی وہ عمر رسیدہ آدمی چہرے پر مایوسی سجائے وارڈروب کی جانب بڑھا اور اس کو کھول کر سوچنے لگا کہ کیا نکالے۔اسے ہمیشہ کپڑے نکالنے میں مشکل درپیش ہوتی تھی۔کیوں کہ اتنی بڑی وارڈروب میں سارے کپڑے بس سیاہ رنگ کے ہی لٹکے ہوئے ہوتے تھے۔اوران ایک جیسے رنگوں کے کپڑوں میں سے روزانہ ایک ہی رنگ نکالنا انھیں مشکل سے دوچار کرتا تھا۔نجانے کیوں وہ بس ایک ہی رنگ پہنتا تھا۔کیا اسے سیاہ رنگ اتنا ہی پسند تھا کہ اس کے علاوہ وہ کوئی دوسرا رنگ نہیں پہنتا تھا۔اس عمر رسیدہ آدمی نے دل میں سوچا۔

وارڈروب سے مشکل سے ہی سہی پر ایک بلیک رنگ کا تھری پیس سوٹ نکال کر بیڈ پر رکھا۔ تبھی وہ تولیے سے سر رگڑتے ہوئے واش روم سے باہر نکلا اور آئینہ کے سامنے جا کھڑا ہوا۔وہ عمر رسیدہ آدمی سوٹ کو بیڈ پر رکھ کر دل گرفتگی سے جانے

www.novelsclubb.com

لگا تبھی آئینے کے سامنے کھڑے شخص جو اپنے بالوں میں کنگھا پھیر رہا تھا اس کو جاتا ہوا دیکھ کر بولا۔

"سائیں بابا آپ ناشتہ لگا لیں میں آتا ہوں۔" اس شخص نے اس آدمی کی مایوسی کو دور کرتے ہوئے سنجیدگی سے کہا۔ جس کو وہ واش روم جانے سے پہلے اس بزرگ کے چہرے پر دیکھ چکا تھا۔ اس کی بات پر وہ عمر رسیدہ آدمی خوش ہوتے ہوئے ہامی بھرتے ہوئے باہر کی جانب بڑھ گیا۔ اور دوسری طرف وہ بالوں کو سیٹ کر کے بیڈ پر رکھے اپنے سوٹ کی جانب بڑھا۔ اسے جلد سے جلد ایک میٹنگ میں جانا تھا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆

ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھا وہ پوری دلجمعی سے جلدی جلدی ناشتے کرنے میں مصروف تھا۔اس کے سامنے والی کرسی پر ایک عمر رسیدہ آدمی بھی بیٹھا ناشتہ کرنے میں مگن دکھائی دیتا تھا۔اس نے جلدی جلدی اپنا ناشتہ پورا کیا اور بریف کیس اٹھاتا ہوا کھڑا ہوا۔ تبھی وہ عمر رسیدہ آدمی بھی ناشتہ چھوڑ کر اس کی جانب بڑھا۔اس کو ایسا کرتے دیکھ وہ انہیں دیکھ کر بولنے لگا۔

"ارے سائیں بابا آپ کیوں اٹھ رہے ہیں۔آپ بیٹھ کر ناشتہ کریں۔میں بس نکل رہا ہوں آفس کے لیے۔" اس شخص نے اس عمر رسیدہ آدمی کو دیکھتے ہوئے سنجیدہ انداز میں پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں آریان بیٹا میں آپکا بریف کیس رکھ آتا ہوں گاڑی میں۔" عمر رسیدہ آدمی نے آگے بڑھ کر آریان کے ہاتھ سے بریف کیس لینا چاہا جس کو اس نے اپنے ہاتھ میں ہی پکڑا ہوا تھا۔

"اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آپ بیٹھ کے آرام سے ناشتہ کریں۔ میں خود کر سکتا ہوں۔" آریان نے سنجیدگی سے کہا اور بریف کیس تھامے باہر کی جانب قدم بڑھا دیے۔ پیچھے عمر رسیدہ آدمی جن کو سب سائیں بابا کے نام سے پکارتے تھے۔ وہ نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے واپس اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ گئے۔ وہ ہمیشہ ہی آریان کے رویے پر ایسے ہی خوش ہوتے آئے تھے۔ کہ اس گھر کے ملازم ہونے کے باوجود بھی آریان ان کی عزت گھر کے کسی فرد جیسی کرتا تھا۔ وہ اس گھر میں کئی سالوں سے کام کر رہے تھے۔ اور اس گھر کا ہر ملازم ان کے انڈر کام کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆

اسلام آباد کے پوش علاقے میں ایک گورنمنٹ کالج بنا ہوا تھا جس میں زیادہ تر اکثریت نچلے طبقے کے گھرانوں کی لڑکیوں کی ہی تھی۔ کالج کے مین گیٹ سے لڑکیاں قطار کی صورت میں باہر نکل رہی تھیں۔ دیکھنے سے لگتا تھا اس وقت چھٹی کا ٹائم تھا۔ آس پاس کافی رش دیکھنے میں نظر آتا تھا۔

کچھ لوگ گاڑیوں میں سوار تھے تو کچھ بائیک پر سوار دکھائی دیتے تھے۔ ایسے میں ایک لڑکی ہاتھ میں رجسٹر پکڑے باقی لڑکیوں کی طرح ہی کالج کے گیٹ سے باہر نکلی اور آس پاس نگاہیں دوڑانے لگی۔ تبھی اسے اپنی مطلوبہ گاڑی کچھ ہی دور کے

www.novelsclubb.com

فاصلے پر کھڑی نظر آئی۔اور وہ ہاتھ میں پکڑی رجسٹر سے خود کو ہوا دیتی گاڑی کی جانب بڑھی۔اس سے کچھ ہی دور ایک سوزوکی کار میں بیٹھے شخص نے ہاتھ میں پکڑے موبائل سے ایک نمبر ڈائل کیا۔اور وقفے وقفے سے وہ اس کار کی جانب بھی نگاہ ڈال رہا تھا جہاں وہ لڑکی جا کر بیٹھی تھی۔

چند ہی پل باد فون اٹھالیا گیا تھا۔وہ شخص دوسری طرف کی بات سن کر گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا۔وہ لڑکی اپنی مطلوبہ کار کی طرف بڑھ کر اس کے اندر بیٹھ گئی تھی۔اس کے بیٹھتے ہی وہ کار جس میں وہ بیٹھی تھی وہ ہواؤں سے باتیں کرنے لگی۔وہ لڑکی اس بات سے بے خبر تھی کے کوئی ان کی گاڑی کا پیچھا کرنے لگ گیا تھا۔کوئی ان کی کار کو فالو کر رہا تھا۔آگے ڈرائیو کرتے ہوئے ڈرائیور بھی اس بات سے انجان تھا اور کار ڈرائیو کر رہا تھا۔کار سنسان راستوں کی جانب گامزن تھی آس

www.novelsclubb.com

پاس گاڑیاں ناہونے کے برابر تھیں۔وہ لڑکی ادھر ادھر دیکھتی ہوئی باہر کی جانب دیکھنے لگی۔

اسے محسوس ہوا کہ کوئی ان کی کار کا پیچھا کر رہا ہے کیونکہ کے سڑک پر اس وقت گاڑیاں ناہونے کے برابر تھیں اور اس علاقے میں زیادہ تر گاڑیاں جاتی بھی نہیں تھیں۔اس نے ذرا سا اور آگے کو جھانک کر گاڑی سے باہر دیکھا جہاں ایک بلیک سوزوکی کار ان کی کار کے پیچھے سست رفتار سے چل رہی تھی۔

ایک پل کے لیے اس کو ایسا لگا جیسے وہ گاڑی واقعی ان کی کار کا پیچھا کر رہی ہے پر دوسرے ہی پل وہ اپنے خیال کو رد کر چکی تھی یہ سوچ کر کے شاید یہ اسکا وہم ہے۔ اس لیے اس نے واپس گردن اندر کر لی اور موبائل چلانے میں مگن ہو گئی۔اس کے گھر کا فاصلہ کالج سے لگ بھگ آدھے گھنٹے کی دوری پر تھا اور اسے کار میں بیٹھے

ہوئے تقریباً دس منٹ گزر چکے تھے۔موبائل چلاتے ہوئے وہ اس بات سے بے خبر ہو چکی تھی کے وہ کار اب بھی ان کی گاڑی کا پیچھا کر رہی تھی۔

ابھی چند ہی منٹ گزرے تھے۔کہ گاڑی میں جو سکون قائم تھا وہ برباد ہوا اور گاڑی ایک جھٹکے کے ساتھ رکی۔اور اسکا سر آگے والی سیٹ سے جا لگا۔خود کو سنبھالتی وہ آگے بیٹھے ڈرائیور سے ابھی کچھ کہنے ہی لگی تھی کے آگے کے منظر کو دیکھ کر اس کے اوسان خطا ہوئے۔وہ بلیک سوزوکی کار ٹھیک ان کی کار کے سامنے کھڑی ہوئی تھی اور اس میں بیٹھا ایک نقاب پوش آدمی ہاتھ میں گن لیے کار سے باہر نکلا اور ان کی طرف بڑھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

مطلب جو تھوڑی دیر پہلے اسکا وہم تھا کے یہ کار انکا پیچھا کر رہی تھی وہ وہم نہیں تھا سچ تھا۔اس لڑکی نے دل میں سوچا اور ڈر کر آگے بیٹھے ڈرائیور کو ہلاتے ہوئے بولی۔

"آپ نے گاڑی کیوں روک دی وہ ہماری طرف بڑھ رہا ہے گاڑی چلائیں آپ۔"
اس نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

اس سے کہی زیادہ برا حال ڈرائیور کا تھا جس نے ڈر کے مارے گاڑی ہی روک دی تھی اس گاڑی کے اچانک سامنے آنے پر۔ابھی وہ لڑکی کہتی اور وہ ڈرائیور اس کی بات سن کر گاڑی دوبارہ اسٹارٹ کرتا۔۔۔وہ نقاب پوش گاڑی کے بالکل نزدیک پہنچ کر ان کی گاڑی کا شیشہ بجانے لگا اور دروازہ کھول کر آگے بیٹھے ڈرائیور کو باہر نکالا۔بغیر کچھ کہے دو تین گولیاں اس کے سینے میں اتار دیں اور وہ وہیں دم تور گیا۔ اور یہ سب دیکھ کر پیچھے بیٹھی وہ لڑکی ڈر کے مارے بے ہوش ہو گئی۔ڈرائیور کو مار کر وہ نقاب پوش گن لیے اس لڑکی کی جانب بڑھا اور اسے اٹھا کر اپنی گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔اب اس سنسان راستے پر بس ڈرائیور کی لاش پڑی ہوئی تھی اور کار

میں بجتا ہوا فون جو گاڑی کے فرش پر گرا ہوا تھا اور اس پر ایک جانے پہچانے نمبر سے فون آ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

آسمان پر شام کے سائے پھیلنے شروع ہو گئے تھے۔ ایسے میں اسلام آباد شہر سے کچھ ہی دور کے فاصلے پر ایک چھوٹا سا علاقہ تھا جہاں زیادہ کوئی آتا جاتا نہیں تھا۔ اور نا ہی کوئی وہاں لوگوں کی رہنے بسنے لائک گھر بنے تھے کہ وہاں کوئی رہائش پذیر ہوتا۔

بس چھوٹے چھوٹے سے کارخانے بنے ہوئے تھے جہاں پر زیادہ تر دن میں ہی لوگ کام کرنے آتے تھے۔

ایسے میں رات میں تو وہاں انسان کا ہونا کسی تعجب سے کم نہیں تھا۔ان ہی کارخانوں میں سے ایک کارخانہ جو باقیوں کی نسبت چھوٹا تھا۔اس کے باہر سے کسی قسم کی روشنی باہر آرہی تھی ایسا لگتا تھا کے جیسے اندر کوئی وجود تھا جس کی وجہ سے وہاں روشنی ہورہی تھی۔ تھوڑا آگے کو بڑھ کر دیکھا جائے تو کارخانہ کے باہر لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے۔ایسا لگتا تھا جیسے اس کارخانہ میں لکڑی کا کام ہوتا تھا۔کارخانہ کے کے داخلی دروازے پر ایک آدمی کرسی لگائے سو رہا تھا بے خبر سو رہا تھا شاید وہ کسی کی دیکھ بھال کے لیے لگایا گیا تھا۔شاید اس نفس کے لیے جو اندر تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ خاموشی جو ابھی کچھ دیر پہلے اس علاقے میں راج کر رہی تھی اسے ایک عجیب سی آواز نے توڑا ایک ایسی آواز جو بہت قریب سے آ رہی تھی۔ وہ آواز آہستہ ہوتے ہوتے تیزی اختیار کر گئی۔ کسی کے دروازے بجانے کی آواز تھی شاید کوئی بہت زور سے دروازہ پیٹ رہا تھا۔

☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

اسے نہیں معلوم تھا کے اسے کہاں لایا گیا ہے۔ آخری بات جو اسے یاد تھی وہ بس یہ تھی کے وہ اغوا ہو گئی تھی۔ اس نے نم آنکھوں سے آس پاس کا جائزہ لیا۔ یہ کوئی

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گودام یا کارخانہ تھا جہاں اس کو لیا گیا تھا۔ پھر اپنے بندھے ہوئے ہاتھوں کی جانب دیکھا جو رسیوں میں بندھے ہوئے تھے۔ منہ پر ٹیپ لگی ہوئی تھی جس سے وہ آواز دینے کی قابل نہیں رہی تھی۔

اس نے ہاتھوں کو کھولنے کی کوشش کی جو ایک لوہے کی پائپ سے بندھے ہوئے تھے۔ اس نے آس پاس دیکھا جہاں اسے بس ایک بند دروازہ ہی نظر آیا اسے جلد سے جلد یہاں سے نکلنا تھا۔ وہ جلد سے جلد یہاں سے نکلنا چاہتی تھی۔ کمرے میں اس ایک دروازے کے علاؤہ کوئی کھڑکی بھی نہیں تھی کہ جہاں سے اسے وقت کا پتا چلتا۔ اس نے مایوسی سے آس پاس دیکھتے ہوئے سوچا۔

www.novelsclubb.com

اس کمرے میں اندھیرے کو ختم کرنے کے لیے ایک چھوٹا سا بلب لگا ہوا تھا اور اس بلب کے ساتھ دیوار پر ایک چھوٹا سا ہوادان تھا جہاں سے کوئی روشنی نہیں آرہی تھی۔ جس کا مطلب تھا کہ رات ہو گئی ہے۔

اس لڑکی نے دل میں سوچا اور کرب سے آنکھیں بند کرلیں۔ پھر یہاں سے باہر نکلنے کے لیے ایک بار پھر اپنے ہاتھوں کو ان رسیوں سے آزاد کرانے لگی۔ رسیاں شاید اس کی کوششوں کے بعد ڈھیلی پڑ گئی تھیں۔ تبھی وہ انھیں کھولنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔

ہاتھوں کو رسیوں سے آزاد کروانے کے بعد اس نے منہ پر لگا ٹیپ ہٹایا اور پیروں کی رسیوں کو کھول کر دروازے کی جانب بھاگی اور دروازے کو کھولنے کی کوشش کرنے لگی۔ جو شاید باہر سے بند تھا اس لیے وہ اپنی اس کوشش میں ناکام ٹھہری۔ پھر آہستہ آواز میں دروازے کو پیٹنے لگی پر جب اس کے اس قدر آہستہ آواز میں

www.novelsclubb.com

دروازہ پیٹنے پر کوئی نہیں آیا اور کسی نے نہیں سنا تو اس نے اور تیزی سے دروازہ پیٹنا شروع کر دیا اور زور زور سے آوازیں بھی دینے لگی تا کہ کوئی آ کے اسے بچا لے پر وہاں کوئی ہوتا تو سنتا نا۔

ابھی وہ تیزی سے دروازہ بجا ہی رہی تھی اس آس کے ساتھ کے کوئی آ جائے اور اسے یہاں سے بچا لے۔ کے اسے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دینی لگی جیسے کوئی تیزی سے اس طرف آ رہا تھا۔ اس نے ڈر سے دروازہ بجانا بند کر دیا اور پیچھے ہٹتی چلی گئی۔ اور ڈر کے مارے دیوار کے ساتھ جا لگی۔

www.novelsclubb.com

وہ قدموں کی آواز اب تھم گئی تھی۔ اب کوئی دروازہ کھول رہا تھا۔ اس لڑکی نے کسی کو دروازہ کھولتے ہوئے سنا۔ اور ڈر کے مارے اپنے گھٹنوں پر سر رکھ کر سامنے کھولتے ہوئے دروازے کو دیکھنے لگی جہاں سے وہ نقاب پوش اندر آ رہا تھا۔ وہ نقاب

پوش جو اسے آخری بار اپنی گاڑی کے سامنے نظر آیا تھا وہی نقاب پوش جس نے ڈرائیور کو گولیاں ماری تھی۔اس کا حلق سوکھنے لگا تھا۔اسے اپنا بچ پانا مشکل لگ رہا تھا۔اس نے خوف سے اس نقاب پوش کو دیکھا جو گھٹنوں کے بل ٹھیک اس کے سامنے بیٹھ گیا۔اس لڑکی نے شدت سے اس وقت دل سے اپنی زندگی کی دعا مانگی۔

☆☆☆☆☆☆

گاڑی اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھی آج موسم خاصہ گرم تھا۔گاڑی میں چلتے اے سی میں بھی اسے گرمی سی محسوس ہو رہی تھی۔وہ گاڑی میں بیٹھی ملازمہ کے کچھ دیر پہلے کیے گئے سوال پر ابھی تک الجھن کا شکار تھی۔اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کے وہ اس کے گھر سے باہر جانے پر اس طرح سے سوال جواب کیوں کر رہی تھی۔ جب اتنی دیر سوچنے کے بعد بھی اسے یہ بات سمجھ نہیں آئی تو پھر اس بات کو اپنا

وہم سمجھ کر ٹالتے ہوئے وہ پھر سے گلاس وال سے باہر دیکھنے لگی۔اب اس کی گاڑی کا رخ ایک مارکیٹ کی جانب تھا کیونکہ اسے جلد سے جلد پینٹنگ کلر لینے تھے۔اور اپنی پینٹنگز مکمل کرنی تھی جو اس کو اگلے ہفتے ہونے والے اگزبیشن میں لگوانی تھیں۔

کچھ ہی دوری کی مسافت پر موجود ایک مارکیٹ کے قریب اس کی گاڑی رکی اور وہ بیگ پکڑ کر گاڑی سے باہر نکلی اب اس کے قدم اندر مارکیٹ کے جانب تھے۔وہ ہمیشہ یہی آیا کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆

بلیک تھری پیس سوٹ پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے ہلکی ہلکی شیوہ میں وہ بہت پر کشش لگتا تھااور اس پر اس کی بھوری آنکھیں اس کی پر سنیلٹی کو اور نکھارنے کو کافی تھیں۔وہ مکمل طور پر ڈرائیونگ کرنے میں مصروف تھا۔وہ ہمیشہ خود ہی کار ڈرائیو کرنے کا عادی تھا۔گھر میں اتنے ڈرائیور ہونے کے باوجود بھی اسے جہاں کہیں جانا ہوتا وہ خود ہی ڈرائیو کر کے جاتا تھا۔چند ہی پل بعد گاڑی ایک سگنل پر رکی۔اور وہ بظاہر لاپرواہ بنے باہر دیکھنے لگا جب ہی اس کی نظر فٹ پاتھ پر بیٹھے بچے کی طرف گئی جو رو رہا تھا۔وہ چند لمحے اس بچے کو روتا ہوا دیکھتا رہا پھر کچھ سوچ کر گاڑی سے باہر نکلا۔اب اس کے قدم اس بچے کی جانب تھے۔

www.novelsclubb.com

تھوڑی ہی دور کے فاصلے کو عبور کر کے وہ اس بچے کے بالکل قریب جا کے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔اور آس پاس دیکھا جہاں سگنل ابھی بھی بند تھا۔پھر اس بچے کی طرف دیکھ کر پوچھنے لگا۔وہ بچا بھی معصوم نظروں سے اپنے سامنے ایک اجنبی کو دیکھ کر رونا بھول گیا۔

"کیاہوا بیٹا تم رو کیوں رہے ہو؟"آریان نے پیار بھرے لہجے میں اس کے چہرے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا۔وہ بچا اس انجان انکل کو دیکھ کر رونا تو بھول گیا تھا پر بولا کچھ نہیں۔اور اپنے پیچھے سے ایک کلر باکس نکال کر اسے دیکھایا جو خالی تھا اور اس میں بچی ہوئی کلر پینسل ٹوٹی ہوئی تھی۔آریان نے نا سمجھی سے اس کے ہاتھ سے وہ کلر باکس لیا اور پھر سوالیہ نظروں سے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ چاہیے آپ کو؟؟"آریان نے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔جس پر وہ ہاں میں گردن ہلانے لگا۔آریان کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کے وہ ہر سوال کا جواب خاموش ہو کر اشاروں میں کیوں دے رہا ہے۔ابھی وہ اسی کش مکش کا شکار تھا کہ ایک عورت بھاگتی ہوئی ان تک آئی اور اس بچے کو اپنے سینے سے لگاتے ہوئے بولی۔

"صاحب آپ کون ہیں اور یہاں میرے بچے کے پاس کیا کر رہے ہیں؟؟"اس عورت نے آریان کو دیکھ کر پوچھا۔

"یہ رو رہا تھا اس لیے میں اس کو بس دیکھنے آیا تھا۔اور اسے کلر چاہیے تھے۔تو بس اسی کا پوچھ رہا تھا۔پر یہ بس اشاروں میں جواب دے رہا ہے منہ سے نہیں بول رہا۔"آریان نے سوالیہ انداز میں اس عورت کی جانب دیکھ کر پوچھا۔

"یہ گونگا ہے بول نہیں سکتا۔" اس عورت نے مایوسی سے اپنے بیٹے کو سینے سے لگائے کہا۔

"اوہ۔" اس کی بات پر آریان بس اتنا ہی کہہ سکا پھر اس عورت کی جانب دیکھ کر کہنے لگا۔

"اسے پینٹنگ کلر چاہیے تھے۔ اگر آپ برا نا مانے تو میں اسے دلا دیتا ہوں۔"

"جی صاحب دلا دیں۔ ویسے بھی ہمارے پاس اتنا پیسے نہیں ہیں کہ اسے دلا سکے ہم۔"

وہ عورت مایوسی سے بولی اور بچے کو گود سے اتار دیا۔ اس عورت کی بات سن کر آریان ابھی آتا ہوں کہہ کر اپنی گاڑی کی جانب بڑھا اور اسے بیچ سڑک سے ہٹا کر

www.novelsclubb.com

وہاں موجود ایک پارکنگ ایریا میں لے گیا۔اور پھر گاڑی سے اتر کر واپس اس بچے اور اس عورت کے پاس گیا جو شاید اسی کا انتظار کر رہے تھے۔ پھر اس بچے کی جانب دیکھ کر بولا۔

"چلے چھوٹو۔"اس کی بات پر وہ بچا خوشی خوشی اس کا ہاتھ تھام کر اس کے ساتھ چلنے لگا اب اس کے قدم اسی سڑک پر بنی ایک مارکیٹ کی جانب تھے۔اس بچے کی خوشی دیکھ اسے بھی خوشی محسوس ہونے لگی۔اسے ہمیشہ دوسروں کی مایوسی کو دور کرنا خوشی دیتا تھا۔وہ دوسروں کی خوشیوں میں خوش ہونے والوں میں سے تھا۔

www.novelsclubb.com

(جاری ہے)

www.novelsclubb.com